دارالعلوم حقانیہ خدائی سٹیٹ ہے

یہاں امن وعافیت اور خوشحالی کا دور دورہ ہے

دیوبند کی روشنی اسی نہج پر دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں پاکستان میں روشن ہے۔

مولانا عبدالحق کو سلام کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ (خان عبدالی خان)

۷ دسمبر ۱۹۷۶ء کو نیشنل عوامی پارٹی کے راہنما خان عبدالولی خان صاحب ایک تعزیت کے سلسلہ میں اکوڑہ خٹک آئے تو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی مزاج پرسی اور ملاقات کے لیے دارالعلوم بھی تشریف لائے، صوبائی وزیر اطلاعات خان محمد افضل خان بھی ان کے ساتھ تھے۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات اور بات چیت کے بعد دارالعلوم کے تمام شعبوں کا معائنہ کیا موصوف دفتر الحق بھی گئے اور سب کچھ دیکھ کر نہایت محظوظ ہوئے۔ طلبہ کے قیام وطعام وغیرہ سہولتوں کی بناء پر آپ نے کہا کہ درالعلوم تو واقعی معنوں میں ایک ویلفئیر سٹیٹ ہے، تو ایک رکن دارالعلوم جناب حاجی محمد یوسف نے کہا کہ یہ خدائی سٹیٹ ہے اس لیے یہاں امن وعافیت اور خوشحالی کا دور دورہ ہے۔

طلبہ کی خواہش پر خان عبدالولی خان صاحب نے دارالحدیث میں ایک برجستہ تقریر بھی کی اور اس سے قبل مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، نے آپ کو خوش آمدید کہا خان عبدالولی خان صاحب نے اپنی جیب خاص سے دارالعلوم کے لیےایک سو روپے کا گراں قدر عطیہ بھی دیا۔ دارالعلوم کی کتاب الآراء میں اپنے تاثرات میں آپ نے لکھا کہ میں پہلی دفعہ دارالعلوم میں بادشاہ خان، دوسری مرتبہ مولانا بھاشانی کی معیت میں حاضر ہوا۔ اور آج تیسری بار، مجھے یقین ہے کہ یہ درالعلوم، دیوبند کی روایات اور شیخ الاسلام مولانا مدنی جیسے باعمل علماء کا کردار ادا کرتا رہے گا۔

خان صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ اس دارالعلوم کے ساتھ باچا خان کا تعلق یقیناً بہت دیرینہ ہے۔ آپ سب حضرات کو یہ بات معلوم ہو گی کہ باچاخان صاحب جب سیاست میں آئے تو سب سے پہلے آپ دیوبند گئے۔ اور اب تک دیوبند کے علماء اپنے کردار، اپنے اٹھنے بیٹھنے سے اپنی اسلامی تعلیمات سے اور قوم کی اصلاح وتربیت کے لحاظ سے اسلام کی اصل روح قائم رکھے ہوئے ہیں۔ تو باچاخان نے اپنی سیاست کا آغاز دیوبند سے کیا۔ جیسا کہ ابھی میرے بھائی (مولانا سمیع الحق ایڈیٹر الحق) نے کہا امام الھند مولانا آزاد شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی مفتی کفایت اللہ جیسے اکابران کے ساتھی تھے۔ تو اس تحریک آزادی ہند کے چلنے کا سر چشمہ دیوبند تھا۔ وہاں سے یہ چشمہ جاری ہوا۔ برطانوی سامراج کے مقابلہ میں یہی علماء دیوبند تھے کہ کافر فرنگی اور نو آبادیاتی سامراج کے مقابلہ میں اٹھے، شدائد

برداشت کیے مسلمانوں میں جا کر بے خوفی سے لوگوں کو بیدار کیا۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ دیو بند کی وہی روشنی اسی نہج پر یہاں (دارالعلوم حقانیہ) بھی روشن ہے جس نہج پر خود دیو بند اس سے روشن تھا۔ افسوس کہ وہ دیو بند ہم سے جدا ہوگیا مگر دیو بند ہی کے بڑے اکابر حضرت مفتی محمود صاحب یہاں ہمارے مولانا (عبدالحق) صاحب یا ان جیسے دوسرے اکابر یہ سب اسی چراغ کی روشنی یہاں بھی روشن کیے ہوئے ہیں۔

خان عبدالولی خان نے طلبہ کو روئے سخن متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ ان بڑوں نے سیاسی جدوجہد اور ملک کی آزادی کے لیے جو پرخار راستہ طے کیا تھا، آپ بھی اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں گے کہ آپ باعمل علماء میں سے ہیں اور امید ہے کہ وہی روشنی آپ کی تعلیم و کردار میں بھی نظر آئے گی جو مولانا مدنی مفتی کفایت اللہ مفتی محمود اور خود ہمارے ان مولانا صاحب (حضرت شیخ الحدیث) نے اپنائی ہے۔

پچھلے دنوں ہمارے درمیان کچھ اختلافات دشمنوں کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے مجھے اس پر افسوس ہے، مگر آج بڑی خوشی اور مبارکباد کی بات ہے کہ اسلام اور پشتو دونوں رشتوں نے علماء کے ساتھ ساتھ پھر ملادیا ہے۔ اس صدی میں پہلی بار ہمارے اور آپ کے بزرگوں نے اس ملک کی خدمت کی باگ ڈور سنبھالی ہے، ہمارے اختلافات میں ملک کا نقصان تھا، آج یہ دو صوبائی حکومتیں اور دو پارٹیاں نیپ اور جمعیۃ ملک کی سلامتی اور اصول کے لیے میدان میں اتری ہیں اور سب کا مشترکہ فرض ہے کہ ان قوتوں کو اور بھی مضبوط کریں۔

بہر حال میں یہاں ایک تعزیت کے لیے حاضر ہوا تھا۔ تو اپنا فرض سمجھا کہ حضرت مولانا صاحب کو بھی سلام کرتا جاؤں۔ یہ ہمارے بڑے ہیں اور میرے والد صاحب ان کے دوست ہیں، ان کی محبت تھی تو میں بھی ان کی سنت جاری رکھنا چاہتا ہوں۔

بقیہ ص ۳۴

کروں ہم نے ایسے ایسے اساتذہ دیکھے ہیں جو اپنے وقت کے بڑے بڑے علماء تھے۔ علماء کرام کے بڑے بڑے انوار ہوتے ہیں۔ یہ بھی اپنے اپنے خیالات اور تصورات ہیں کیونکہ اس کے بارے میں ہم مکلف نہیں ہیں۔ میرا اپنا نظریہ ہے کہ اب بھی مولانا عبدالحق صاحب کے اعمال نشر ہورہے ہیں۔ احادیث کے اندر آیا ہے (علماء کرام تشریف فرما ہیں) کہ جس وقت آدمی دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو مال واولاد رہ جاتے ہیں اور عمل ساتھ قبر میں چلا جاتا ہے۔ عمل پھر قبر کے اندر کیا کرتا ہے؟ کیا یونہی بیکار پڑا رہتا ہے؟ نہیں! عمل پھر پھیلتا ہے۔ ہر اہل اللہ اور عالم باعمل کے مرکز انوار سے اعمال کی خوشبو آتی ہے۔ اعمال کے اثرات ضرور ظاہر ہوتے ہیں پھر ہر ایک کی ہمت اور طاقت ہے۔